بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۱۴ نبوت ۱۳۴۴ھش ۲۰ رجب ۱۳۸۵ھ ۱۴ نومبر ۱۹۶۵ء	نمبر ۲۶۳

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ نومبر (۸ بجے صبح) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

کل حضرت امیر المومنین نے مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ اور ایک نہایت روح پرور اور ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ یہ حضور کے عہد خلافت کا پہلا خطبہ تھا۔ اس میں حضور ایدہ اللہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی آج سے ۵۱ سال قبل کی ایک پیشگوئی بیان فرما کر اس امر کو واضح فرمایا کہ ابھی حال ہی میں خلافت ثالثہ کے قیام کے وقت یہ پیشگوئی کس عظیم الشان طریق پر پوری ہو کر ہم سب کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہوئی ہے۔ حضور نے احباب کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے انہیں نہایت زریں نصائح سے سرفراز فرمایا۔ احباب نے یہ بصیرت افروز خطبہ سوز و گداز اور رقت کے عالم میں سنا۔ اس وقت اکثر احباب کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ خطبہ کا مکمل متن کسی آئندہ اشاعت میں ہدیہ قارئین کیا جائے گا۔

ممبرانِ مجلس و کارکنان تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان کی متفقہ قراردادیں

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وصال پر دلی غم و الم اور تعزیت کا اظہار

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی پوری پوری اطاعت اور فرمانبرداری کا اقرار

ربوہ۔ جملہ ممبران مجلس و کارکنان تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان نے بھی اپنے متفقہ ریزولیوشن نمبر ۹۴-الف/۱۰/۱۱/۶۵ کے ذریعہ حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وصال پر دلی غم و الم کا اظہار کرتے ہوئے جملہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں تعزیت پیش کی ہے۔ نیز ایک اور متفقہ ریزولیوشن ۹۵-الف/۱۰/۱۱/۶۵ کے ذریعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پوری پوری اطاعت اور فرمانبرداری کرنے اور ہر حکم بجالانے کا عہد کیا ہے۔ ہر دو قراردادوں کے متن درج ذیل ہیں:۔

نقل ریزولیوشن نمبر ۹۴-الف/۱۰/۱۱/۶۵

"سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر ہم ممبران مجلس و کارکنان تحریک جدید دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں اور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس پیارے وجود کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور حضورؓ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

حضورؓ نے ساڑھے اکاون سال جس اولوالعزمی حکمت اور دانائی سے جماعت احمدیہ کی قیادت اور راہنمائی فرمائی وہ احمدیت کی تاریخ کا ایک سنہرا باب ہے۔ تحریک جدید کا قیام اور بیرونی ممالک میں پرچم اسلام کی سربلندی کا سہرا آپ کے سر ہے۔ آپ کی ان تھک کوششوں سے آج آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے والے افریقہ۔ یورپ۔ ایشیا امریکہ غرضیکہ دنیا کے کونے کونے میں کثیر تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ تثلیث کے خلاف آپ نے ہر محاذ پر کامیاب جنگ لڑی اور اس جرنیل کی کوششوں کے نتیجہ میں آج عیسائیت کی پسپائی کے آثار ہر چشم بینا کو نظر آرہے ہیں۔

ہم حضور کی دونوں حرم۔ صاحبزادگان۔ صاحبزادیوں۔ ہمشیرگان اور دیگر افراد خاندان کے ساتھ اس شدید صدمہ اور انتہائی غم میں ہر طرح شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین"

نقل ریزولیوشن نمبر ۹۵-الف/۱۰/۱۱/۶۵

"سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر ہم ممبران مجلس و کارکنان تحریک جدید اپنے قلبی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں اور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس پیارے وجود کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

حضور کی وفات کے بعد جماعت کی قیادت کا بوجھ اب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے کندھوں پر ہے۔ ہم اجتماعی اور انفرادی طور پر آپ کو اپنی مکمل اطاعت اور وفاداری کا یقین دلاتے ہیں۔ آپ عسر اور یسر کے ہر موقعہ پر ہمیں اپنا مطیع اور فرمانبردار پائیں گے۔ ہمیں اس نئے دور میں اپنی عظیم ذمہ داریوں کا پورا احساس ہے۔ ہم انہیں پوری خوش اسلوبی سے ادا کرنے کا عہد کرتے ہیں۔ آپ کے ہر حکم پر سر تسلیم خم کرنا ہمارا شیوہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ ہر آن آپ کی نصرت فرمائے۔ آپ کی مشکلات اپنے فضلوں سے دور فرمائے۔ آپ کو ہر میدان میں فتح و کامرانی نصیب کرے اور آپ کی قیادت میں اسلام ساری دنیا میں سربلند ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کی راہنمائی میں اسلام کی فتح مندی کا دن دکھائے اور یہ بھی توفیق بخشے کہ ہم آپ کے ہر حکم کو پوری اطاعت اور فرمانبرداری کے ساتھ بجا لائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین"

ضروری اطلاع:۔ [illegible] (مینیجر الفضل)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۶۵ء

خلافت کا الٰہی وعدہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں خلافت کے مسئلہ پر بھی بہترین تعلیم ہمیں سکھائی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئاً ط ومن کفر بعد ذالک فاولٰئک ھم الفاسقون ۝ واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ واطیعوا الرسول لعلکم ترحمون ۝ لا تحسبن الذین کفروا معجزین فی الارض وماْوٰھم النار ط ولبئس المصیر ۝

(سورۃ النور آیت ۵۶ تا ۵۸)

ترجمہ۔ اللہ (تعالیٰ) نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا۔ اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے۔ وہ ان کے لئے مضبوطی سے اسے قائم کر دے گا۔ اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ (اور) کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے۔ اور جو لوگ اس کے بعد بھی میرا انکار کریں گے وہ نافرمانوں سے قرار دیئے جائیں گے اور تم نمازوں کو قائم کرو۔ اور اس رسولؐ کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

اور (اے مخاطب) کبھی خیال نہ کر کہ کفار زمین میں ہمیں اپنی تدبیروں سے عاجز کر دیں گے۔ اور ان کا ٹھکانا تو دوزخ ہے۔ اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔

ان آیاتِ مکرمہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے خلافت کے قیام کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور بتایا ہے کہ پہلوں کو بھی یہ انعام عطا ہوتا رہا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر نبی کے بعد خلافت قائم ہوتی رہی ہے۔ اور جب تک اس کے پیرو ان شرائط کو پورا کرتے رہے ہیں خلافت ان میں باقی رہی ہے ورنہ مٹ جاتی رہی ہے یا بگڑ جاتی رہی ہے۔

یہ عجیب بات ہے کہ جہاں مسلمانوں میں خلافت مختلف صورتیں اختیار کرتی چلی آئی ہے۔ اور آخر ۱۹۲۴ء میں ترکوں نے اسے بالکل ختم کر دیا وہاں عیسائیوں کی خلافت پوپ کی صورت میں اب تک قائم چلی جاتی ہے۔

اگرچہ موجودہ رومن کیتھولک دین جو پوپ کی خلافت کو تسلیم کرتا ہے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا دین نہیں ہے۔ بلکہ اس کی بگڑی ہوئی بت پرستانہ صورت ہے مگر یہ امر قابل غور ضرور ہے کہ پوپ سیاسی طوفانوں اور مذہبی ہنگاموں میں بھی صحیح وسالم نکل آ رہا ہے۔ اور اگرچہ رومن کیتھولک ایک باطل دین ہے۔ پھر بھی خلافت کی وجہ سے آج بھی عیسائی دنیا میں پوپ کی بڑی اہمیت سمجھی جاتی ہے۔ اور اس کی وجہ سے رومن کیتھولک کی تنظیم دوسرے عیسائی فرقوں کی نسبت زیادہ مضبوط اور پائدار ہے۔

الغرض پوپ کی نظام بگڑی ہوئی خلافت کا نمونہ ہمارے سامنے موجود ہے۔ یعنی اگرچہ پوپ صحیح معنوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خلیفہ نہیں کہا جا سکتا۔ مگر ادارہ خلافت کے قیام کی وجہ سے وہ کم سے کم ایک فرقہ کی تنظیم و استحکام کا ضرور مظہر ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ خلافت کا نظام انبیاء علیہم السلام کے پیرؤوں کے لئے بہت بڑی مضبوطی اور طاقت کا ذریعہ ہے۔ اور اس کا قیام قوم کے لئے نہایت اہم ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کے لئے اس کا خاص طور پر وعدہ فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ اسی لئے فرمایا ہے کہ وہ جانتا ہے کہ قوم کا شیرازہ خلافت ہی کے ذریعہ مضبوط ہو سکتا ہے۔ اور خلافت کے ذریعہ ہی دین ایک جماعت بن کر تبلیغ و اشاعت کے مراحل باحسن طریق طے کر سکتا ہے۔ جو الٰہی جماعت کا فرض اولین ہے دین کی تبلیغ و اشاعت کے لئے جو جہاد مسلمان پر فرض ہے وہ بغیر قومی تنظیم کے باحسن طریق سرانجام نہیں پا سکتا۔ انفرادی طور پر جو لوگ کچھ کام کرتے ہیں اس کی چنداں اہمیت نہیں سمجھی جا سکتی۔ کیونکہ یہ طریق انتشار کا باعث ہو سکتا ہے۔ جو قوم کو اکثر تباہی کی طرف لے جاتا ہے۔

الغرض خلافت ایک بہت بڑا انعام ہے جو کسی قوم کو ملتا ہے اور یہ انعام اس وقت ملتا ہے جب قوم کے افراد وہ شرائط پورے کرتے ہیں۔ جن کے پورا ہونے پر اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ پورا کرتا ہے اول تو یہ شرط ہے کہ محکم ایمان پیدا کیا جائے۔

دوسری شرط یہ ہے کہ مناسب حال اعمال بجا لائے جائیں۔

آیت استخلاف میں یہ امر بھی واضح کر دیا گیا ہے کہ خلافت کے قیام کے کیا فوائد ہیں۔

اوّل یہ کہ دین مضبوطی سے قائم ہو جائیگا

دوسرے یہ کہ خوف کی حالت امن کی حالت سے بدل جائے گی۔

تیسرے یہ کہ خلافت جن میں قائم ہوگی وہ صحیح طور پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے اور کسی کو اس کا شریک نہیں بنائیں گے۔

اس سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ خلافت کا قیام اس لئے ضروری قرار دیا ہے کہ اس سے دین کو مضبوطی حاصل ہوتی ہے۔ اور خلافت کے حلقہ بگوش خوف کی حالت سے نکل کر امن کی حالت میں آ جاتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے افراد اپنے ذاتی تجربہ سے اس کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ چنانچہ خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے انتخاب کے وقت اکابر جماعت نے یہی محسوس کیا تھا کہ حضرت الحاج مولوی نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفۃ المسیح بنا لینا قوم میں اتحاد کے قیام اور مخالف عناصر سے بچاؤ کے لئے اور جماعت کو قائم رکھنے کے لئے خلافت کا قیام ضروری ہے۔ یہ در اصل الٰہی تصرف تھا۔ کیونکہ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں سے واضح ہوتا ہے جماعت میں خلافت کا قیام لازمی تھا۔ چنانچہ یہ ایک حقیقت ہے کہ جن لوگوں نے بعد میں دلوں میں خلافت کی مخالفت بھی کی وہ بھی بظاہر خلافت کی تنظیم سے چمٹے رہے اور جماعت ایک ٹھوس اور مضبوط عمارت بن گئی اور اس طرح خلافت کی بنیاد جماعت میں قائم ہو گئی۔

خلافت ثانیہ کے انتخاب کے وقت متذبذب گروہ خود بخود ہی جماعت سے علیحدہ ہو گیا۔ اور اگرچہ ان لوگوں نے خلافت کی سخت مخالفت کی مگر وہ اس کا بال بیکا نہ کر سکے۔ اور جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ خلافت ثانیہ کے سایہ میں بڑھتی اور ایک سے ہزار ہوتی چلی گئی۔

جماعت نے خلافت ثانیہ میں جو معجزات دیکھے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے اس کلام کی صاف صاف تائید کرتے ہیں کہ

ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔

کتنے ہی طوفان اٹھے جن میں سے ہر ایک اتنا بڑا نظر آتا تھا کہ جماعت کو بہالے جائیگا مگر محض خلافت کی وجہ سے وہ تمام طوفان رحمت کی پھوار بن بن جاتے رہے۔ اور دین کی جڑیں مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی گئیں۔ اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ جماعت ایک ایسی چٹان بن چکی ہے جس کو کوئی جھکڑ کوئی طوفان گرانا تو کیا ہلا بھی نہیں سکتا۔ البتہ وہ لوگ جنہوں نے خلافت کے متعلق تذبذب ظاہر کیا وہ خود بخود چٹان سے الگ ہو گئے۔ اور اللہ تعالیٰ کی یہ بات بھی پوری ہوئی

ومن کفر بعد ذالک فاولٰئک ھم الفاسقون۔

یعنی جنہوں نے انکار کیا وہ نافرمانوں میں قرار دیئے گئے اور ان برکات سے محروم ہو گئے جو خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے معتقدین خلافت کو وہ نسخہ بھی بتا دیا ہے۔ جس سے افراد بطور افراد کے خلافت کو مضبوط سے مضبوط بنا سکتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

واقیموا الصلوٰۃ و اٰتوا الزکوٰۃ واطیعوا الرسول لعلکم ترحمون۔

یعنی تم سب نمازوں کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رسولؐ کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جاوے۔ یہ وہی باتیں ہیں جو اسلام کی بنیادی اینٹیں کہی جا سکتی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے شروع ہی میں قرآن کریم کی سورۃ بقرہ میں ان باتوں کو واضح کر دیا ہے۔ اس لئے

(باقی دیکھیں ص ۵ پر)

خلافت حیاتِ روحانی کے تسلسل کا ایک ذریعہ ہے

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ)

خلافت کا نظام دراصل نبوت کے نظام کی فرع ہے یا اسے دوسرے لفظوں میں نبوت کا تتمہ کہہ سکتے ہیں۔ ہر نبی ایک عظیم الشان مقصد لے کر آتا ہے مگر ظاہر ہے کہ ہر انسان کی زندگی خواہ وہ نبی ہے یا غیر نبی محدود ہوتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے نبوت کے کام کی تکمیل کے لئے خلافت کا نظام قائم فرمایا ہے تاکہ وہ نبی کے بعد سلسلہ خلفاء کے ذریعہ نبوت کے کام کو تکمیل تک پہنچائے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوصیت میں خلافت کے نظام کو قدرتِ ثانیہ کے الفاظ سے تعبیر کیا ہے کہ گویا نبوت خدا کی قدرتِ اولیٰ ہے اور خلافت خدا کی قدرتِ ثانیہ ہے جس کے ذریعہ قدرتِ اولیٰ کے مقاصد کو تکمیل تک پہنچایا جاتا ہے۔

خلافت کے نظام میں اللہ تعالیٰ کی یہ لطیف حکمت مضمر ہے کہ بظاہر انتخاب مومنوں کی جماعت کرتی ہے مگر تقدیر خدا کی چلتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے تصرفِ خاص سے مومنوں کے قلوب کو خلافت کے اہل شخص کی طرف مائل کر دیتا ہے گویا موجودہ اصطلاح میں کہہ سکتے ہیں کہ اس معاملہ میں خدا [illegible] کا کام کرتا ہے چنانچہ بخاری میں آتا ہے کہ جب اپنے مرض الموت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضؓ سے ذکر کیا کہ مَیں نے ارادہ کیا تھا کہ تمہارے والد کو اپنے پیچھے خلیفہ مقرر کر جاؤں لیکن پھر مَیں نے اس خیال سے یہ ارادہ ترک کر دیا کہ

یابی اللہ ویدفع المومنین۔

یعنے اللہ تعالیٰ ابو بکر رضؓ کی خلافت کے سوا کسی اَور کی خلافت پر راضی نہیں ہوگا۔ اور نہ ہی مومن کسی اَور کی خلافت پر جمع ہوں گے۔ یہ مختصر سی حدیث اسلامی خلافت کے فلسفہ کی جان ہے اور اس سے یہ دوسرا سوال بھی حل ہو جاتا ہے کہ خلیفہ معزول کیوں نہیں ہو سکتا کیونکہ جب خلیفہ کا تقرر دراصل خدا کے تصرّف خاص کا نتیجہ ہوتا ہے تو پھر ظاہر ہے کہ اسے کوئی دوسری طاقت معزول نہیں کر سکتی۔ اسی لئے حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضؓ سے فرمایا تھا کہ

"خدا تجھے قمیص پہنائے گا اور
منافق اسے اُتارنا چاہیں گے مگر
تم ہرگز اس کے اُتارنے پر
راضی نہ ہونا۔"

اور یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں جہاں جہاں بھی خلافت کا ذکر آیا ہے وہاں اللہ تعالیٰ نے خلافت کو اپنی خاص مشیت کی طرف منسوب کیا ہے۔ چنانچہ یہ ذکر قرآن مجید میں بارہ جگہ آیا ہے اور ان سب جگہ خدا نے بلا استثناء خلافت کو اپنی تقدیر خاص کی طرف منسوب فرمایا ہے۔

دراصل خلافت حیاتِ روحانی کے تسلسل کا ذریعہ ہے جس طرح کہ نکاح اور خاندانی نظام حیاتِ جسمانی کے تسلسل کا ذریعہ ہے۔ اگر نبوت کے بعد خلافت نہ ہو تو اس کے یہ معنے ہوں گے کہ خدا نے ایک لہر پیدا کی اور پھر اسے چند سالوں کے بعد تباہ ہونے کے لئے چھوڑ دیا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار لکھا ہے کہ نبی تو ایک بیج بونے کے لئے آتا ہے اور پھر خدا اسے خلافت کے ذریعہ بڑھاتا ہے اور پھیلاتا ہے۔ چنانچہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے متعلق بھی فرماتے ہیں:-

"مَیں تو ایک بیج بونے کے
لئے آیا ہوں میرے ہاتھ
سے وہ بیج بویا گیا۔ اب
وہ بڑھے گا اور پھیلے گا
اور پھولے گا اور کوئی نہیں
جو اسے روک سکے۔"

مبارک ہیں وہ جو اپنے آپ کو اس بابرکت نظام سے وابستہ کرتے ہیں اور بدقسمت ہیں وہ جو دنیا کی لالچ میں پھنس کر اس نعمتِ عظمےٰ سے روگردانی کرتے ہیں۔

ولادت

مورخہ ۴ نومبر ۶۶ء کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو تیسرا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت فرید طاہر تجویز فرمایا ہے۔

احباب جماعت دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو ہر لحاظ سے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

(محمد اشرف ناصر شاہد مربی جماعت احمدیہ رحیم یار خان)

نتیجہ امتحان ایم۔ اے عربی تعلیم الاسلام کالج ربوہ

یونیورسٹی میں اوّل دوم اور سوئم آنیوالے ہمارے کالج کے طلباء ہیں

امسال تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے امتحان ایم۔اے عربی (فائنل) میں آٹھ طلباء شامل ہوئے تھے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سب کے سب پاس ہو گئے ہیں چھ فرسٹ ڈویژن میں اور دو سیکنڈ ڈویژن میں۔

ہمارے کالج کے قریشی مقبول احمد ۵۰۲/۱۲۰۰ نمبر لے کر یونیورسٹی میں I۔ عطاء المجیب راشد ۵۰۰/۱۲۰۰ نمبر لے کر یونیورسٹی میں سیکنڈ اور سید عبد الحی ۴۹۹/۱۲۰۰ نمبر لے کر یونیورسٹی میں تھرڈ آئے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز و دیگر تمام بزرگان جماعت سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس کالج کو علمی۔ روحانی اور تربیتی تمام میدانوں میں بیش از پیش ترقیات عطا فرماوے اور آئندہ ہمارے تمام نتائج کا معیار پہلے سے بلند تر ہوتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے سب اساتذہ کو بہترین طور پر پڑھانے اور ہمارے سب طلباء کو بہترین طور پر اکتساب علم کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

مفصّل نتیجہ حسبِ ذیل ہے:-

	نمبر حاصل کردہ		
۱۔ قریشی مقبول احمد	۵۰۲/۱۲۰۰	ڈویژن I	یونیورسٹی میں اوّل
۲۔ عطاء المجیب راشد	۵۰۰	"	" " دوئم
۳۔ سید عبد الحی	۴۹۹	"	" " سوئم
۴۔ غلام احمد نسیم	۴۴۲	"	"
۵۔ رضیہ درد	۴۳۹	"	"
۶۔ چوہدری شریف احمد	۴۲۰	"	"
۷۔ عبد الہادی ناصر	۳۹۸	"	II
۸۔ شیخ نذیر احمد	۳۸۹	"	II

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل طلبہ ربوہ سے بطور پرائیوٹ امیدوار کامیاب ہوئے ہیں:-

۱۔ قاضی مبارک احمد	۴۶۰	ڈویژن I	
۲۔ مسعود احمد جہلمی	۴۳۳	"	"
۳۔ نصیر احمد ناصر	۴۰۱	"	II
۴۔ منیر الدین احمد	۳۹۱	"	"

اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مندرجہ بالا سب طلباء کے لئے نیز ہم سب کے لئے و اسلام و احمدیت کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین

(قائمقام پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت کے متعلق

قبل از وقت ملنے والی بشارات ربّانیہ

(محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

مجھ سے کئی دوستوں نے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خلافت کے متعلق اپنے رؤیا سُنائے ہیں۔ ایسے تمام بھائیوں اور بہنوں سے جنہوں نے ایسے رؤیا دیکھے ہوں درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے رؤیا حلفیہ لکھ کر خاکسار کو جس قدر جلد ممکن ہو سکے بھجوا دیں ممنون ہونگا۔

خاکسار:- جلال الدین شمس ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

معیاری وعدہ سے کیا مراد ہے؟

تحریک جدید کے ضمن میں ایک ضروری وضاحت

امسال وعدہ جات کے حصول کے لئے جو فارم جماعتوں کو بھجوائے گئے ہیں۔ ان کے کالم نمبر ۴ میں "معیاری وعدہ" کے الفاظ درج ہیں۔ ان کی تشریح کے لئے کچھ سطور درج ذیل کی جاتی ہیں:۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ۱۹۴۵ء میں دفتر دوم جاری فرمایا تو اس میں شامل ہونے والے اس قدر تربیت یافتہ نہ تھے۔ جتنے کہ دفتر اول میں شامل ہونے والے۔ اسلئے متعدد احباب حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اس رعایت سے فائدہ اٹھانے لگے۔ کہ کم از کم پانچ روپے وعدہ لکھوا کر اپنے تئیں اس فرض سے سبکدوش سمجھنے لگ پڑے۔ حضور نے یہ ملاحظہ فرما کر کہ بعض لوگ حیثیت سے کم چندہ دینے لگ پڑے ہیں۔ ہر شخص کی مالی حیثیت جس کے مطابق وہ یہ چندہ دے سکتا ہے۔ یا اسے اسکے مطابق دینا چاہیئے متعین کرنے کے اصول وضع فرما دئے۔ چنانچہ حضور کے ایک ارشاد کے مطابق ماہوار آمد کے پانچویں حصہ تک وعدہ پیش کرنا کم از کم معیار مقرر ہوا۔ مراد اس سے یہ تھی کہ اس معیار سے زیادہ سے زیادہ چندہ فراہم کرنا مستحسن ہوگا۔ اور اس سے کم چندہ فراہم کرنا معیار سے گرا ہوا۔ یعنی حیثیت سے کم سمجھا جائے گا۔ چنانچہ حضور کے الفاظ حسب ذیل ہیں:۔

"آئندہ دفتر دوم کا کم از کم وعدہ بیس فیصدی (ماہوار آمد کا ۱/۵ حصہ) کے برابر کیا جاسکتا ہے۔ گویا مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار تنخواہ لینے والے دوست کم از کم -/۴۰ روپے وعدہ لکھوانے پر مکلف ہیں جو انہوں نے ایک سال کے عرصہ میں ادا کرنا ہوتا ہے۔ یہ چندہ سالانہ آمد کا ساٹھواں حصہ بنتا ہے"۔

اب دوست غور فرمالیں کہ اتنے عظیم الشان کار ثواب یعنی اشاعت اسلام کے لئے جس قربانی کا مطالبہ کیا جا رہا ہے وہ کتنی معمولی اور آسان ہے۔ سال بھر کی آمد کے ساٹھویں حصہ کو ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کے جہاد کے لئے اپنے امام کے حضور پیش کرنا کونسی مشکل بات ہے۔ بشرطیکہ ہم اپنے مال کو اللہ تعالےٰ کا مال سمجھتے ہوں اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد پر صدق دل سے ایمان رکھتے ہوں۔ ؎

زبذل مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

تعمیر مسجد احمدیہ ڈنمارک میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن بہنوں کو مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۲۰۳۔ محترمہ فضل نور صاحبہ اہلیہ صوفی محمد ابراہیم صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ ۔۔۔ ۳۰۰
۲۰۴۔ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ بنت قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی راولپنڈی ۔۔۔ ۳۰۰
۲۰۵۔ محترمہ بشریٰ صبیحہ صاحبہ اہلیہ قاضی کبیر احمد صاحب " ۔۔۔ ۳۰۰
۲۰۶۔ محترمہ صفیہ خاتون صاحبہ بنت بھائی محمود احمد صاحب سرگودہا ۔۔۔ ۳۰۰
۲۰۷۔ محترمہ ناصرہ مجتبےٰ صاحبہ سرگودہا ۔۔۔ ۳۰۰
۲۰۸۔ محترمہ مجیدہ مجتبیٰ صاحبہ " ۔۔۔ ۳۰۰

(نائب وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ماہنامہ تحریک جدید

نومبر کا پرچہ حوالہ ڈاک کیا جاچکا ہے اگر آپ اسکے خریدار ہیں اور ابھی تک یہ پرچہ آپکو نہیں ملا۔ تو مہربانی فرما کر اطلاع دیں۔ تاکہ دوبارہ ارسال کیا جاسکے۔ (مینیجنگ ایڈیٹر)

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ اور پتہ خوشخط لکھا کریں

اذکروا موتٰکم بالخیر

کا

بہترین عملی نمونہ

مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب ایس۔ ڈی۔ او ریٹائرڈ اسلامیہ پارک لاہور۔ کی اہلیہ محترمہ سردار بیگم صاحبہ مورخہ ۱۰/ اکتوبر ۱۹۶۵ء کو وفات پاکر مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئیں

انا للہ وانا الیہ راجعون

موصیہ مرحومہ کی وصیت حصہ جائیداد کی تھی اور مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب نے حصہ جائیداد کے مطابق وصیت ادا کر کے حساب بھی صاف کر دیا۔ لیکن بعد میں انہوں نے اطلاع دی ہے کہ باوجود حساب صاف اور بیباق ہوجانے کے وہ مرحومہ کی روح کو ثواب پہنچانے کی نیت سے -/۱۰ روپیہ ماہوار بطور حصہ جائیداد ادا کرتے رہیں گے چونکہ چوہدری صاحب موصوف نے ایک نیک اور قابل تقلید مثال اذکروا موتٰکم کی عملی تفسیر میں پیش کی ہے۔ اسلئے ان کے اخلاص کا ان کے اپنے الفاظ میں اظہار کر دینا مناسب ہوگا۔ تاکہ جن احباب کو اللہ تعالےٰ توفیق دے۔ وہ بھی اس نیک نمونہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ چوہدری صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ:۔

"آپ مرحومہ کا کھاتہ بند نہ کریں۔ کیونکہ میں نے اللہ تعالےٰ سے وعدہ کیا ہے۔ کہ جس طرح میں اپنا حصہ آمد ہر ماہ دونگا۔ اسکے ساتھ ہی مرحومہ کی طرف سے مبلغ -/۱۰ روپیہ انشاء اللہ تعالےٰ ان کی وصیت نمبر کے ماتحت ادا کیا کرونگا میں نے یہ ادائیگی ماہ رواں سے ہی شروع کر دی ہے اور اب اگر خدانخواستہ مجھ سے کبھی کوتاہی ہو تو دفتر وصیت کو حق حاصل ہوگا کہ مجھ سے مطالبہ کیا جائے۔ انشاء اللہ یہ سلسلہ تادم آخر رہے گا۔ میں مرحومہ کے نام سے یہ رقم کسی اور مد میں بھی جاری کر سکتا تھا۔ لیکن میرے دل نے یہی کہا کہ چونکہ یہ رقم دراصل جائیداد کی بنا پر دے رہا ہوں۔ اسلئے اسے مرحومہ کے حصہ جائیداد میں ہی جانا چاہیئے"۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

قومی دفاعی فنڈ ایک بابرکت سکیم ہے

خانپور ضلع رحیم یارخان کے ایک احمدی نوجوان عبداللطیف صاحب بیان کرتے ہیں کہ انہیں خواب میں ان کے دادا جان ملے اور کہا کہ اپنے ہاتھ پر بندھی ہوئی گھڑی دیدو۔ میں نے کہا کہ کس کو دوں تو ان کے دادا نے کہا کہ قومی دفاعی فنڈ میں دے دو۔ صبح اٹھتے ہی لطیف صاحب نے بیاہ کی گھڑی جو کافی قیمتی ہے۔ قومی دفاعی فنڈ میں دے دی۔ لطیف صاحب ستر روپیہ ماہوار کے ملازم ہیں اور نہ معلوم کتنی مشکل سے انہوں نے یہ گھڑی خرید کی ہوگی لیکن خواب کی بنا پر یہ گھڑی قومی دفاعی فنڈ میں دیدی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت فی الحقیقت یہ سکیم نہایت ہی بابرکت اہم اور خدائی مدد کے حصول کا ایک زبردست ذریعہ ہے۔ اسی طرح چوہدری محمد حسین صاحب بستی امانت علی رحیم یارخان شہر کے صاحبزادے محمد سعید صاحب طالب علم اور چوہدری صاحب کی اہلیہ نے کمال ایثار اور قربانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے گھر کا تقریباً سارا اساماں ہی قومی دفاعی فنڈ میں عطا کر دیا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرماتے ہوئے ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور انہیں مزید قربانیوں کی توفیق عطا فرماوے۔

(محمد اشرف ناصر شاہد انچارج مربی و قائمقام امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع رحیم یارخان)

سویلین ٹیکنیشنز پاکستان ایئر فورس

۱۔ اسسٹنٹ فورمین ریڈیو فٹر۔ ریڈار فٹر۔ وائرلیس فٹر) شرائط: میٹرک و ڈپلومہ ریڈیو انجینئرنگ (سہ سالہ کورس) چار سالہ تجربہ عمر ۳۵۔ تنخواہ ۲۴۰-۲۰-۵۰۰-۲۰-۶۰۰ - الاؤنسز علاوہ

۲۔ چارج ہینڈ (ریڈار فٹر۔ وائرلیس فٹر) تنخواہ ۲۸۵-۱۵-۳۶۰-۲۰-۴۲۰ - الاؤنسز علاوہ شرائط:۔ میٹرک و ڈپلومہ ریڈیو انجینئرنگ (سہ سالہ کورس) عمر ۳۰ سال۔

۳۔ مستری سلکشن گریڈ (ریڈار فٹر) تنخواہ ۱۸۵-۱۰-۲۰۵-۱۵-۳۲۵ الاؤنسز علاوہ شرائط: ٹریڈ ریڈیو و ریڈار فٹر۔ میٹرک سائنس کو ترجیح۔ عمر ۲۸۔

درخواستیں بشمول مصدقہ نقول سندات کمانڈنگ پی اے ایف انفارمیشن و سیلکشن سنٹر میں ۱۵/۱۱/۶۵ تک پہنچ جائیں۔ سنٹر کراچی، لاہور، راولپنڈی، پشاور

(ناظر تعلیم)

وصایا

ضروری نوٹ: ۱۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرما لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل نمبر ۱۷۹۵۷:- میں امۃ الناصر تسنیم بنت مرزا داؤد احمد صاحب قوم مغل پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۷/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ مجھے اپنے والدین کی طرف سے -/۳۰ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ:- امۃ الناصر تسنیم، ۹ الف ماڈل ٹاؤن لاہور

گواہ شد:- سید محمود احمد دار الصدر۔ ربوہ

گواہ شد:- مرزا ادریس احمد۔ دار الصدر۔ ربوہ۔

مثل نمبر ۱۷۹۵۸:- میں محمد مختار ولد چوہدری رحمت علی صاحب قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر تقریباً ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن جھنگ صدر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۵/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت غیر منقولہ جائداد تقسیم شدہ نہیں ہے۔ اراضی صرف ۸ ایکڑ واقع چک ۲۷۱ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور اس میں ہم تین بھائی اور والدہ حصہ دار ہیں۔ میں اپنے حصہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں مجھے اپنے کاروبار سے کم و بیش پانچ صد روپیہ ماہوار آمد ہے میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں آمد میں کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

العبد: محمد مختار بقلم خود۔ گواہ شد علی محمد ولد میاں کریم بخش صاحب مکان ۷۳ جھنگ صدر

گواہ شد:- جمال الدین احمد ولد مولوی احمد الدین صاحب جھنگ صدر۔

مثل نمبر ۱۷۹۵۹:- میں رشیدہ بیگم زوجہ چوہدری احسان احمد صاحب قوم ورک پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن سیداد پور۔ ڈاک خانہ کھٹالہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۵/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ پانچ سو روپیہ کانٹے طلائی دو عدد وزنی ڈیڑھ تولہ مالیتی -/۱۹۵ روپے کل مبلغ -/۶۹۵ روپے ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:- رشیدہ بیگم۔

گواہ شد:- حکیم علی احمد معلم اصلاح وارشاد مقامی۔ سیداد پور۔ ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد۔ احسان اللہ خاوند موصیہ۔

مثل نمبر ۱۷۹۶۰:- میں عبد الرؤف ولد عبد اللطیف صاحب قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۱ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴/۱۱/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے مجھے اس وقت جامعہ احمدیہ کی طرف سے ستر روپے وظیفہ ملتا ہے تعلیم اور ضروری اخراجات کے بعد بیس روپے بچتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے ہی منظور فرمائی جائے۔

العبد:- عبد الرؤف آف فجی حال جامعہ احمدیہ ربوہ

گواہ شد:- سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد:- محمد شریف واقف زندگی اکونٹنٹ جامعہ احمدیہ۔ ربوہ۔

مثل نمبر ۱۷۹۶۱:- میں سلیمہ خاتون زوجہ محمد یعقوب خان صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر ۲۵۴ گلی نمبر ۱۹ اسلام آباد ڈاک خانہ گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ جون ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:-

			روپے
زیور طلائی چوڑی ۶ عدد	وزن ۵ تولہ	مالیتی	۴۹۶
″ نکلس ہار ایک عدد	۴ تولہ	″	۴۳۴
″ کانٹے ایک جوڑی	۱ ″	″	۱۲۰
″ انگوٹھی ایک عدد	۳ ماشہ	″	۳۱
″ کل میزان	۱۰ تولہ ۳ ماشہ		۱۰۸۱

میں اپنی جائداد مندرجہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میرا مہر مبلغ -/۲۰۰۰ روپے ہے جو مجھے اپنے خاوند سے بوجہ ناچاقی وصول ہونے کی امید نہیں۔ اگر مجھے مل گیا تو میں اس کا بھی حصہ وصیت ادا کر دوں گی۔ میرے اخراجات روٹی کپڑے وغیرہ میرے والدین پورا کرتے ہیں۔

الامۃ: سلیمہ خاتون زوجہ محمد یعقوب خان

گواہ شد پیر محمد ولد چوہدری کرم الٰہی ۲۶ اسلام آباد گوجرانوالہ

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

جماعت کا فرض ہے کہ وہ اسلام کی بنیادی باتوں کو مضبوطی سے اختیار کرے تاکہ خلافت مضبوط سے مضبوط تر ہو کر ہم کو ان انعامات کا حقدار بنائے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے آیہ استخلاف میں فرمایا ہے یہی نہیں بلکہ اس طرح ہم مخالفین کے حملوں سے بھی نچنت ہو جاتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

لا تحسبن الذین کفروا معجزین فی الارض

یعنی اے مخاطب کبھی خیال نہ کر کہ مخالف ہمیں اپنی تدبیروں سے عاجز کر دیں گے۔

الغرض خلافت مومنین کی محافظ ہے اور مومنین اپنے اعمال سے خلافت کے محافظ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ جماعت نے خلافت کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیا ہے اور خلیفۃ المسیح الثالث کا انتخاب کر کے واضح کر دیا ہے کہ جماعت صراط مستقیم پر گامزن ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ اس دور میں جماعت اپنے نیک اعمال کی رفتار کو اور بھی تیز کر دے گی اور ان انعامات کی حقدار بنے گی جو اللہ تعالیٰ نے خلافت کے ذریعہ ہمارے لئے مقدر کر رکھے ہیں۔

اے ہمارے ازلی و ابدی آقا ایسا ہی کر۔ آمین۔

درخواست دعا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرا بچہ عزیزم شاہد محمود راشدی آف سیالکوٹ جی۔ ڈی۔ پائلٹ کی ٹریننگ حاصل کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل و کرم سے کامیاب کرے اور اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

(نصرت راشدی۔ صدر لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ)

آج ہی

دفاعی بونڈ ۱۹۷۰ء

خریدیئے

۸ نومبر ۱۹۶۵ء سے تا اطلاع ثانی فروخت ہوں گے

جاری کردہ:- وزارت مالیات حکومت پاکستان

DFP THAVER

حضرت المصلح الموعودؓ کے عظیم الشان کارنامے تاریخِ اسلام میں سنہری حروف سے لکھے جائیں گے

اللہ تعالیٰ نے قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر کے ذریعہ مومنوں کے دلوں کو ڈھارس دے کر ایک نیا اور زندہ ایمان عطا کیا ہے

ربوہ کے تعلیمی ادارہ جات تعلیم الاسلام کالج، جامعہ نصرت اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کی متفقہ قراردادیں

ربوہ کے تعلیمی ادارہ جات تعلیم الاسلام کالج، جامعہ نصرت اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ممبران اسٹاف اور طلبہ نے بھی علیحدہ علیحدہ ہنگامی اجلاس منعقد کر کے متفقہ قراردادیں منظور کی ہیں جن میں سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر دلی غم و الم کا اظہار کیا گیا ہے۔ نیز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی پوری پوری اطاعت کرنے اور آپ کا ہر حکم بجا لانے کا عہد کر کے خلافت کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رہنے کے عہد کی تجدید کی گئی ہے۔ قراردادوں کے مکمل متن درج ذیل ہیں:۔

تعلیم الاسلام کالج ۔ ربوہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے طلباء۔ اساتذہ و کارکنان کا ایک ہنگامی اجلاس مورخہ ۱۱ نومبر ۶۵ء کو زیرِ صدارت مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب کالج ہال میں منعقد ہوا جس میں حسب ذیل دو قراردادیں منظور کی گئیں:۔

(۱) "تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے جملہ طلباء و اساتذہ اور کارکنان اپنے پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے شدید صدمہ خوردہ دلوں اور اشکبار آنکھوں کے ساتھ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور نوّر اللہ مرقدہٗ کو اپنے آقا سرورِ کائنات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں اعلیٰ علیین میں بلند سے بلند مقامات عطا فرمائے۔ اور ہم سب کو اپنی رضا پر راضی رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور صبرِ جمیل سے نوازے

القلب یحزن والعین تدمع وانا بفراقک یا حبیبنا و امامنا لمحزونون۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ۵۲ سالہ بابرکت عہدِ خلافت میں دینِ اسلام کی سربلندی۔ دنیا کے کناروں تک قرآنی علوم و معارف کی اشاعت۔ جماعت کی تنظیم۔ نظامِ خلافت کیساتھ غیر متزلزل وابستگی، نازک سے نازک موقعوں پر جماعت کی کامیاب قیادت اور عالمِ اسلام کے مسائل میں مسلمانانِ عالم کی بصیرت افروز رہنمائی کے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے تاریخِ اسلام میں وہ ہمیشہ سنہرے حروف سے لکھے جائیں گے۔

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت کے ہر فرد کے ساتھ جس شفقت و محبت کا تعلق رکھا اس کی یاد کبھی ہمارے دلوں سے محو نہیں ہو سکے گی

خدائے بزرگ و برتر کے حضور ہماری عاجزانہ دعا ہے کہ جس مقصد کی خاطر سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمر بھر کوشاں رہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس جدوجہد کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم روئے زمین پر پھیلے ہوئے افرادِ جماعت احمدیہ کے لئے اور جملہ افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے خاص طور پر دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس صدمہ میں اپنی رضا کی راہوں پر گامزن رہنے کی اور صبرِ جمیل کا نمونہ پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔"

(۲)

"ہم سب کے دل اللہ تعالیٰ کے حضور جذبات تشکر و امتنان سے لبریز ہیں کہ اس نے اپنے وعدوں کے مطابق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ کی رحلت کے عظیم صدمہ میں خود ہماری تسکین کا سامان مہیا فرما دیا۔ اور قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر کے ذریعے سے مومنین کے دلوں کو ڈھارس دی اور ایک نیا زندہ ایمان عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ہمارے نئے امام امیر المومنین حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت روحانیہ و جسمانیہ سے بھرپور لمبی عمر عطا فرمائے اور حضور انور کے جھنڈے سائے کو ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین ثم آمین! اور ان کے ہاتھوں سے ان تمام مقاصد کی تکمیل فرمائے جن کی خاطر اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تھا

آخر میں ہم اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے عاجزانہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق بخشے کہ ہم اپنے عہدِ بیعت کو پورا کرتے ہوئے حضور کی قیادت میں زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ بجا لائیں۔ اللہ تعالیٰ ہر آن ہمیں تقویٰ اور ایمان پر ثابت قدم رکھے اور ہمیشہ ہم پر خلافت کی برکات نازل ہوتی رہیں۔" (طلباء ممبران سٹاف و کارکنان تعلیم الاسلام کالج)

جامعہ نصرت (برائے خواتین)

بتاریخ ۱۱ نومبر محترمہ پرنسپل صاحبہ کی صدارت میں سٹاف جامعہ نصرت کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نور اللہ مرقدہٗ کی سیرت طیبہ پر مختصر مضامین کے ذریعہ روشنی ڈالی گئی۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل قرارداد بالاتفاق پاس ہوئی۔

"آج ہم سٹاف ممبرز جامعہ نصرت انتہائی رنج و الم اور درد و کرب کے ساتھ اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نوّر اللہ مرقدہٗ کے وصال پر اظہارِ تعزیت کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ تقدیرِ الٰہی کے مطابق آخر کار وہ گھڑی آ پہنچی جس کے لئے ہمارے دل قطعاً تیار نہ تھے جس کے تصور سے دل کانپ کانپ اٹھتے تھے خدائی سنت یعنی کل من علیھا فان و یبقیٰ وجہ ربک ذو الجلال والاکرام کے ماتحت امیر المومنین سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ ۷، ۸ نومبر کی درمیانی شب اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی قیمتی زندگی کا ایک ایک لمحہ خدمتِ اسلام اور عشقِ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں صرف کیا آپ کے ۵۲ سالہ دورِ خلافت کا نہ صرف ہر دن بلکہ ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی افضال و برکات سے معمور رہا آپ خدائی نور تھے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ اس نور نے کرۂ ارض کو ۵۲ برس تک منور بنائے رکھا۔

آج ہمیں یہ عہد کرنا چاہیئے کہ ہم غلبۂ اسلام سے متعلق خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے عاشقِ صادقؓ کی ان خواہشات کو پورا کرنے کی کوشش کریں گی جو آپ کی زندگی کا نصب العین رہیں۔ آپ اب مشیت ایزدی کے ماتحت ہمارے درمیان موجود نہیں لیکن آپ کے انوار و برکات آج بھی جاری و ساری ہیں۔ اور انشاء اللہ قیامت تک جاری رہیں گے

محترمہ پرنسپل صاحبہ و سٹاف جامعہ نصرت اس انتہائی عظیم صدمہ پر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ آپ کے جملہ برادران و ہمشیرگان اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ دیگر افراد سے دلی ہمدردی کے ساتھ اظہارِ تعزیت کرتی ہیں۔

ادارہ ہذا کی بنیاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے مبارک ہاتھوں سے رکھی گئی اور اس ادارہ کی تمام تر موجودہ ترقیات حضور اور حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی خاص توجہ کی مرہونِ منت ہیں۔

نیز ہم خلوص دل سے دست بدعا ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے کر اپنے قربِ خاص اور بے پایاں انعامات سے نوازے آمین۔" (سٹاف سیکرٹری جامعہ نصرت ربوہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

مورخہ ۱۱ نومبر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اساتذہ اور طلباء کا ایک اجلاس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرتِ طیبہ پر روشنی ڈالنے کے لئے نیز حضورؓ کے وصال پر تعزیت اور خلافتِ ثالثہ کے ساتھ وابستگی کے اظہار کے لئے سکول کے لیکچر ہال میں بصدارت جناب ہیڈ ماسٹر صاحب منعقد ہوا جس میں حسب ذیل دو قراردادیں بھی منظور ہوئیں:۔

"ہم جملہ ممبران سٹاف اور طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ اپنے آقا سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر دلی غم و الم اور حزن و ملال کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ حضورِ اقدس کا باون سالہ موعودہ دورِ خلافت بہت ہی بابرکت دور تھا۔ حضور نے اپنے اس انتہائی بابرکت دور میں خدائی تائید و نصرت کے ماتحت دنیا بھر میں غلبہ اسلام کی راہ اس شان سے ہموار کی کہ دنیا کا نقشہ ہی بدل کر رکھ دیا۔ یہ حضورؓ ہی کی آسمانی قیادت اور محیر العقول کارناموں کا نتیجہ ہے کہ آج اسلام ایشیاء اور افریقہ ہی نہیں بلکہ مغربی ممالک میں بھی بڑی شان سے پھیل رہا ہے۔ حضورؓ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے الہامِ خاص میں رحمت کا نشان قرار دیا تھا بلاشبہ آپ کا مقدس وجود کل جہان کے لئے رحمت کا باعث ثابت ہوا۔

اس سکول کے طلباء کو حضورؓ کے ہم مکتب ہونے کا شرف بھی حاصل ہے حضورؓ نے طلباء سے جو غیر معمولی محبت و شفقت کا سلوک روا رکھا اور ان کی کامیابی و ترقی میں گہری دلچسپی لیتے ہوئے ہمیشہ انہیں اپنی ہدایات اور دعاؤں سے نوازا اس پر طلباء حضورؓ کے ہمیشہ ہی احسان مند رہیں گے۔ ہم حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حضور کے حرم محترم حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ اور حضرت سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ نیز حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اور حضورؓ کے جملہ دیگر صاحبزادگان و صاحبزادیوں اور دیگر جملہ افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضورؓ کو اعلیٰ علیین میں اپنے خاص مقامِ قرب سے نوازے اور تا ابد حضورؓ کے درجات بلند سے بلند تر فرماتا چلا جائے اور ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔"

(۲)

"ہم جملہ ممبران اسٹاف و طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں بکمال ادب عرض کرتے ہیں کہ ہم خلافتِ ثالثہ کے انتخاب کو خدائی فیصلہ یقین کرتے ہیں بفضلہ تعالیٰ ہم ہمارا یہ پختہ ایمان اور عقیدہ ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے ہم اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اپنے پیارے امام ایدہ اللہ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم انشاء اللہ العزیز و باللہ التوفیق حضور کا ہر حکم بدل و جان بجا لائیں گے اور اطاعت اور وفاداری کا ایک اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہیں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے ہم نہایت ادب کے ساتھ حضور کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ حضور ہمارے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور کی توقعات پر پورا اترنے اور اسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خاطر ہر قربانی پیش کر کے اپنا یہ عہد نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین"

(سٹاف سیکرٹری)